رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERED NO. A 783



جلد ۱۲ نمبر ۲۰

مضامین غیر

(۲۹ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء)

رباعیات

دل کی دو حالتین خوشی اور غم ہین عرصہ تک بنے والے دونون کم ہین
رخصت ہوتی ہے یہ تو آتا ہے وہ سچ ہے اک تختۂ مشق ایکے ہم ہین

دل کی خواہش بر آئی خوش ہوتے ہین ہم دل کا چاہا نہوا اگر تو روتے ہین ہم
ان دونون کا نام ہی خوشی اور غم ہے کرتے ہین وہ دونون ہی جو کچھ بوتے ہین ہم

جو تم ہے اوجالا تو اندھیرا غم ہے جاتا ہے اوجالا تو اندھیرا موجود
بس یون ہی خوشی و غم کی حالت سمجھو مطلوب ہے ایک دوسرا ہے مردود

جب سایہ نہو تو دھوپ آجاتی ہے اور دھوپ نہو تو چھاؤن چھا جاتی ہے
ہے آمد و شد خوشی و غم کی یہ بین کچھ فکر نہ کر عقل یہ فرماتی ہے

کرتا ہے کوئی صرف راحت کو پسند عاشق ہے لذت الم سے خورسند
قول ایک بزرگ کا ہمین ہے مرغوب خوش حال کسانیکہ بہر حال خورسند

ندیم

نامۂ ثریا کی بنام ڈاکٹر ڈورونوف

آنجناب ڈاکٹر شیطان کے تمر باد غدود رنگ کے اللہ تمھین قیامت کے پورے سینچے کو زندہ رکھے۔

بھائی کی جان کی قسم تمنے غدود بدلوں Thyroid glands کا طریقہ ایجاد کرکے وہ کارنمایان کیا ہے کہ خواجہ عمرو کو بھی مات کردیا۔ اب کسی کی مجال نہین جو مجھے "چھوٹا" کہہ سکے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ مین اپنے گھر مین پڑا سو رہا تھا۔ جوانی کی نیند۔ بے فکری اور بے خبری کا زمانہ! اتنے مین زور سے دھکا لگا آنکھ جو کھلی تو دیکھتا کیا ہون کہ ایک دیو سر بفلک کشیدہ، ملکشونی کے کرتب دکھلا رہا ہے۔ بندہ کوئی جانشاں نہین ہے جو چوب طلسمی کے بھروسے پر دیو سے کشتی لڑتا۔ نہ امیر حمزہ کا پوتا ہون جسکا طلسمی توت پر دیوون کو پچھاڑے جہان خداداد قوت بازو پر ناز ہے۔ الا اللہ کہہ کے چارپائی سے اٹھا ادھر دیکھا

تو کون ہے اوسنے جواب دیا میرا نام ہے گھماڑا بیگ۔ تیرا کیا نام ہے! مینے ڈانٹ کے کہا اب مین ہون چنگیز بیگ گھماڑا بیگ کی دم مین گھسا رہتا ہون۔ اوسنے حملہ کیا مین بھی اوچک کے گھوڑے کی پیٹھ پر جا بیٹھا مجھسے اور اوس سے دو گھڑی تک برابر داؤن گھات کا سلسلہ رہا۔ مینے وار کیا تو اوس نے خالی دی اوسنے گھات کی تو مینے جھکائی دی آخر ایک پانٹ کا ہاتھ جو رسید کرتا ہون تو پاؤن اوڑ کے سر ناگہ گئے۔ اور ادھر دھون گھر مرد و دے گرتے گرتے وار کیا تو گھوڑے کے دہانے بیچنے کٹ گئے اور خون کی ندی بہہ نکلی تو بے جلدی مین بہت سٹ پٹایا کہ اتنے مین بھینس پر نگاہ پڑی بس جھٹ سے اوسکے تھن کاٹ کے گھوڑے کی پچھلی ٹانگون کے درمیان چپکا ہی تو دئیے۔ گرم گرم خون اسکا اور گرم گرم خون اوسکا تھن فوراً جم گئے پٹی باندھ دی۔

دوسرے دن پٹی جو کھول کے دیکھتا ہون تو سبحان اللہ۔ زخم کا نام نشان ندارد تھن کو جو دبایا تو چشمۂ شیر جاری ہوگیا۔ سولہ سیر ڈنڈی کا خالص دودھ دودھ کہ سینگ کھڑی رہے۔ گھوڑا مر گیا پھر بھی غازی مرد کا فیض کہہ رہا تھا کہ ہو لوگو پیو جہان تک پیا جائے پیو۔

تو میری جان ڈاکٹر! جب کبھی مینے دوستون سے یہہ قصہ کہا سب نے ہنسنا مسکرانا شروع کردیا۔ کسی نے کہا خواب دیکھا ہوگا۔ کسی نے کہا اجی افیم زیادہ پی لی ہوگی۔ کوئی بولا دیکھو چھت پرانی ہے کہین گر نہ پڑے۔ بتا کوئی میری بات پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اللہ تمھین رکھے تمنے جوان غدود کی بڈھے غدود سے شادی کرکے بہتون کو جوان بنایا اب کوئی مسخرا مجھے نہین کہہ سکتا کہ گھوڑے کے دودھ دینے کا واقعہ غلط ہے۔ اب کوئی کہے تو گھٹ کا منہ نوچ لون اور کہون پوچھ آ نچے باوا ڈاکٹر ڈورونف سے یہہ ممکن ہے یا نہین؟ آخر بندر کے غدود انسان کے غدود مین پیوند ہوتے ہین یا نہین؟ ہزارون بوڑھے انسان غدود بدلوں کے عمل سے آجتک جوان ہو چکے ہین۔ کئی عورتین خانم سے خان مسٹر بن چکی ہین۔ پھر میرا گھوڑا دودھالا ہوگیا تو کونسی تعجب کی بات ہے۔ یہہ خواہ مخواہ کے تنین مجھ بوڑھے کے باتون پر ہنستے کیون ہو؟ واللہ جو زیادہ دق کروگے تو ادھر نوجوان بننے کے لیے ابھی ولایت چلا جاؤن گا اور پھر تمھاری ہڈی پسلی ایک کرکے گھماڑا بیگ کے ٹاپون سے سلا دونگا۔

بتا ڈاکٹر! مین تو تمھین ہر وقت دعائین دیا کرتا ہون اور زیادہ دعائین اوسوقت دونگا جب تم میری دو حسرتین پوری کردوگے۔ ایک تو یہہ کہ یہان ہندوستان مین ایک پروفیسر بوس رہتے ہین اونکی رائے ہے کہ درختون مین حیوانی خاصیتین موجود ہین یہہ سوتے ہین جاگتے ہین جگتے ہین موتے ہین۔ کھاتے ہین پیتے ہین روتے ہین ہنستے ہین۔ بچے سے جوان جوان سے بوڑھے ہوتے ہین۔ ایسا تو ہین انمین مادہ بھی یہہ خوش بھی ہوتے ہین کڑھتے بھی ہین۔

ہندوستان کے بعض کاریگر مالی امرود کے بیج سیب مین اور سیب کے بیج امرود مین بذریعۂ عمل جراحی پیدا کردیتے ہین تم انسے مشورہ کرو تو میرا خیال ہے کہ بہت فائدہ ہو لینے درختون مین کوئی ایسا غدود ڈھونڈھ نکالو کہ ہر ایک درخت ۔۔۔

انجم نکل سکے۔ بیٹا! ہماری سرکار نے انجم کی قیمت ایسی بڑھا رکھی ہے کہ ہمیں بہت تکلیف ہے۔

دوسرے یہ کہ میرا گھوڑا دمت ہوی اپنے درد میں آپ ہی خوشے گی کے مر گیا کمبخت اچھا دودھ دیتی کمبخت انڈا ہی آجکل بابا بھی ہے اور مونگی بھی ہے۔ رحیم کا قبض اتنا بڑھ گیا ہے کہ بہروں پاخانے میں بیٹھے کوشش کرتا ہوں اور باب اجابت کسی طرح کھلتا نہیں تو وجہ

خود مختار ریاستوں کے ولیا کے غدے۔ امین قرائض شناسی کا ذری سا مادہ نہیں ہے۔ سب خواہشوں کے بندے ہیں۔ ان کے علاوہ پولیٹیکل ریجنٹ بھی اب تو رشت سے خالی نہیں ہیں ان میں شکل کوئی ایسی فرد ہو گی جو اپنی خبر خود اور ریاست کی بہبود رکھتا ہو۔ یہ سب غدودں کی خرابی ہے۔ اور اسی کے ماتحت اصول و نثر مین اور لاڈ ریڈنگ بیٹھ کے غدود یا سے قوم فرمانی کو دی گئی ہوگی

سے الفت ہو جائے اور پانی فرد عادت کی جگہ صنعت و حرفت کی ترقی کو مل جائے یعنی زراعت میں بادہ سے تو گنا اور گڑ۔ راب اور شکر۔ اچینا بیگم بیٹے بیتو جان بیٹے ترپاک خانم بیٹے ایکا دلی پری بیٹے مشک خیالی بیٹے نوش دارو سے نوشیروانی بیٹے داغ قمر و غضب بیٹے سکن ہیجان نفسانی بیٹے قدر پر قوت سے ہتلائی بیٹے میر آمرزا دلی۔ بیٹے اکسیر نزاکت دب گئی۔



'' اجی لونڈے ذرا میرے گھر سے ذرا ہٹ
'' میرے پلنگے سے ذرا ہٹ
'' . . . . گھر سے ذرا ہٹ

کیا؟ بتا! پیٹ میں چکنائی کا نام نہیں ہے۔ بنا سپتی گھی کا احول ولا قوۃ۔ نہایت واہیات ہوتا ہے۔ اور سے گھی جو کوئی کہے اور کا مشتر گھی اس کے ساتھ ہو۔ خیر تو بتا تم دودھاری بھینسوں کے غدود کسی طرح میرے گھر کی بیری میں لگا دو۔ انشاء اللہ بیہ بڑا ثواب ہوگا۔ بیری میں بیری کی جگہ تھن لٹک جائیں اور تمہارا یہ بیری ٹواہ جیسے تم سے بہت دن جو بیشتر گھوڑے کے پیشاب کے غدود میں بھینس کے دودھ کے غدود لگانے تھے بہت شکر گزار ہوں گا۔

بتا! ان دونوں کے علاوہ بھی تمہارے لیے وسیع میدان کام موجود ہے۔ جیسی جو ... میں فساد کو فقط پیدا ہو رہا ہے انکے غدود بدل دو تو دنیا دوزخ میں نیک نام ہو گے۔ دودھ میں ... کے یونین بجائے گے۔ کی اخبار والے لیڈر کی کاٹو ہو گئے ہیں۔ ... سے دنیا جنم پاہو یاقی ہیں ان کے غدود بدل گئے تو واقعی ہی ہو گی۔ ایسے ... بھی ہیں ... اور ... ہندوؤں کے ... کے قابل ہیں گھنٹ کو اپنے مذہب کو پا ... خلاف اصول گردت اپنے ہیں ... ہندوؤں اور مسلمانوں کے ... ایسی ہی ...

اخباری کو قدرون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ قدرت بھی تبدیلی غدود کے مسئلہ پر عمیقہ بازد ہل ہے۔

چنانچہ مجیر کی ایک مرد کا دعیان تھیں دایں اخباری کو قدرن میں چھپ چکا ہے یہ شخص اپنی بی بی کے پیٹ کا علاج کرانے اسپتال میں آیا تھا وہاں اپنے درد کی شکایت بھی ڈاکٹر کے سامنے سے بیچارہ ڈاکٹر کا نشتر تو میر جا اور یہ بوقت مستعدی کی ہے۔ بیبی کے پیٹ شگاف جو دیا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت اندر کے پیٹ میں ایک جوڑو کے بیچے ہیں ایک تو ام ہے دوسرا اکمل گرینٹا افسوس ہے کہ فرشتوں نے قفتیان بجز کے بدلی نہیں تھی دیا ٹھیک مختار جائے بیٹے ... حل ہے۔

دوسری خبر یہ ہے کہ ... کے موضع لیا کرضلع منگیان کا ایک شخص ... اپنے درد میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹر نے پسلی جیسے جوڑ کی تو ایک دھنس رہ گئی پسلی کے پیچھے ایک تھی کی ... یہ سر بار سے بھی نکال کر رہی تھی۔ بقول معاصر ہم پھیپا ایک ہوتی میں محفوظ ہے اور پھیپا کا اور اندرونی صورت موجود ہے۔ بھی ... طور پر غدود بدلنے کا کرشمہ ہے۔

بہرحال اب ... کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں ... گرم کہتے ہیں کہ ...

... اور ... کے ... ہیں ... کی ... ملک میں ... زراعت کی ترقی ... جاتے ہیں ... اصلاح ... کی ... ہم ... زراعت میں ...

بدل دے اور خدا سں شگفتہ بدے
کہ بنا تو تو ہے قطروں کا خندہ

تو یہ سب حق ہیں۔ خدا اگے بہ ہندوستان کی جانب توجہ کرے۔ یہاں بفضلہ ہزاروں ہندو تھا سے بھی ہی موجود ہیں جو اپنے جوہری کی گھبراے۔ انکو گزر حلق حتی جو تم پر انکی پرورش کا بوجھ نہ پڑیگا۔ ماسوا انکے یہاں کی تو خلقت ہی بت و شباب بیوہ کا وظیفہ پڑھتی رہتی ہے۔ رئیسوں کی یہ حالت ہے کہ اسی جوش میں سانپ بچھو سنکھیا زہر کشتوں تک نوش کر جاتے ہیں۔ خدا انکے بڑے بڑے رئیس ہیں جنہیں جوانی کا شتیاق میں نیند نہیں آتی۔ رام پور جاؤ گے تو قدر ہوگی تونک میں رہوگے تو لوگ آنکھیں بچھائینگے زیادہ کیا کہوں تم خود صاحب فہم ہو فقط۔

راقم۔ پینک شاہ

ستانہ جوگی لاہور

(بابت ماہ اگست [illegible])

ماہوار رسالہ ہے۔ مسٹر لچھمن پرشاد صاحب اسکے اڈیٹر ہیں۔ یہ وقت کا پابند نہیں ہے مگر وقت اس کا پابند ہے۔ یعنے ہمیشہ وقت سے پہلے نکلتا ہے چنانچہ اگست کا پرچہ جولائی کے وسط میں شائع ہو گیا [illegible] تقطیع کے ماہوار سو صفحے تین روپیہ سالانہ ادا کرنے پر خریدار کے مطالعہ میں آتے رہتے ہیں۔ اسکے مضامین دلچسپ اور مفید ہوتے ہیں۔ اس نمبر میں بھی منجملہ دیگر مضامین کے "بیدل کا گھوڑا" نہایت عجیب اور مضحک مضمون ہے۔ "جڑی بوٹی" کا مضمون ایک مفید مضمون ہے۔ "آیورویدک مجربات" میں طرح طرح کے نسخے بیان کیے گئے ہیں۔ "روزی کمانے کے راز" میں [illegible] کیسے اور موم بتی بنانے کی ترکیبیں سکھائی گئی ہیں۔ گھڑی سازی کے نکات حل کیے گئے ہیں ٹیلیگرافی کے شاہ بے "گٹ گٹ گٹ" سکھائے گئے ہیں غرض جو کچھ اس کتاب مؤلف نے بغیر پس و پیش ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آگے نمونہ بن ہی ہیں دخل نہیں لہذا بہتر ہو گا کہ لوگ خود ہاتھ آزما دیکھے تو [illegible]

اور خود ہی راقم تمام فرمایں۔ ہمارا خیال ہے کہ پڑھنے والے نہیں صوفی صاحب بہت مشہور آدمی ہیں۔ شاید ستمبر کے اودھ پنچ میں انکا ایک مضمون بھی شائع ہو چکا ہے۔ ستمبر کے ستانہ جوگی میں صوفی صاحب یوگ آسن اور پرانا یام اور دیگر جنتروں کی تصویریں بھی شائع کرینگے۔

نشتر غم

جب کوئی ہم سے زیادہ مشہور و معروف شخص اپنے مصنفات چاہے پاس پنچ کے تبصرہ کا طالب ہوتا ہے تو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی تصنیف کی اطلاع اودھ پنچ کے معزز ناظرین کو دینا چاہتا ہے۔ جناب علامہ کیفی چریاکوٹی کی جدید تصنیف "نشتر غم" بھی اسی مد میں ہم تک پہونچی ہے یہ موصوف کی رباعیوں کا نہایت خوبصورت جلی قلم حسینی تقطیع پر چھپا ہوا مجموعہ ہے۔ رباعیاں واقعات کربلا کے متعلق ہیں۔ محرم کا زمانہ ہے عاشقان حسینؑ بکاپال ہیں۔ صرف آٹھ آنہ بھیجکر پبلک بک ایجنسی غازیپور سے طلب فرمائیں۔

معارف نغمات حصہ دوم

"اودھ پنچ کے منیجر صاحب کو مولانا اودھ پنچ سے بڑی شکایت ہے کہ ابھی تک انہوں نے کتاب معارف نغمات کے بارے میں حسب معمول اپنی بے ڈھنگ رائے ظاہر نہیں کی جسکا اشتہار صفحہ [illegible] پر درج ہے" اچھا جناب تبصرہ کا نتیجہ نذر ہے۔

یہ کتاب فی الواقع نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ دیوتاؤں کے شان میں بھجن۔ بادشاہوں کی شان میں گیت۔ سہرے۔ سال گرہیں۔ اور دیگر اقسام کے گانے جو سیکڑوں برس اور سرت نائک گوپال۔ تانسین۔ بیجو اور دیگر اساتذہ فن کے گئے تھے جو ان کے شاگردوں کے گلے میں اترے اور سینوں میں محفوظ تھے اس کتاب میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ تعریف یہ ہے کہ گانے کی ایسی باریکیاں سمیت ہونے نہیں پائی۔ آنریبل راجہ محمد نواب علیخان صاحب کے اوچھے پیٹ میں خدا جانے کتنے گن بھرے ہیں جو انہوں نے راگ کی تفصیل سُر کی تقسیم وولت اندولت اور جنڈ کے بارے فرق کے ساتھ اس انداز سے ان چیزوں کو لکھا ہے کہ ہندی ہی گلے یا ہارمونیم یا کسی دوسرے ساز کی مدد سے ان کی نقل پر قدرت ہو جاتا ہے۔ رموز کا حل اسی کتاب میں موجود ہے۔ آجتک کسی زبان میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ مارس میوزک کالج لکھنؤ کے نصاب میں داخل ہے۔ شروع میں ہندوستان کے استاد محمد علی خان یادگار میاں تانسین کی تصویر ہے۔ کتاب خوب موٹی تازی ہے سیکڑوں راگوں کی مستند چیزیں سُر ہوئے سمیت اسمیں موجود ہیں۔ اگر گلا بازی کا شوق ہے تو منیجر صاحب اودھ پنچ لکھنؤ کی خدمت میں ساڑھے پانچ روپیہ قیمت مع محصول ڈاک بھیجدیجئے۔ امید ہے کہ آپ بقدر شوق استاد بن جائینگے۔

ضروری گزارش

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجیے۔ "منیجر"

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے ([illegible])

عدالت جناب [illegible] صاحب سب جج بہادر بارہ بنکی مقام بارہ بنکی۔

(مقدمہ نمبر [illegible] سنہ [illegible])

[illegible] ساکن [illegible] پور ضلع بارہ بنکی . . . . مدعی

بنام

[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ دریاآباد ضلع بارہ بنکی۔ مدعا علیہ

بنام [illegible] ساکن [illegible] پرگنہ دریاآباد ضلع بارہ بنکی۔

[illegible]

[illegible] روپیہ [illegible] حسب ضابطہ دیوانی صادر کیجاوے۔

لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم [illegible] باصرف کسی وکیل کے جو عدالت مقدمہ [illegible] بوقت [illegible] بتاریخ پندرہ ماہ اگست [illegible] اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھلاؤ [illegible] اگر درخواست مذکور [illegible] غیر حاضری میں سماعت کیجائیگی۔

بتاریخ [illegible] ماہ جولائی [illegible] دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا [illegible]

بکری اور بندر

صاحب خانہ بیمار صاحب فراش نقل و حرکت سے معذور تھا۔ وفادار بی بی خدمت کرتی تھی۔ گھر میں ایک بندر پالا تھا اور ایک بکری بھی۔ بی بی نے میاں کے لیے کھچڑی پکا ڈالی چٹنی پیسنا بھول گئیں۔ کھچڑی کی پتیلی بندر کے قریب رکھ کے خود باورچی خانے میں چٹنی پیسنے گئیں نگاہ جو اوجھل ہوئی تو بندر صاحب نے خوب تن کے کھچڑی پر ہاتھ صاف کیے پتیلی میں ایک دانہ بھی نہ رہا پھر جو ریزے ادھر ادھر بیتوقیت زمین پر گر گئے تھے اٹھا لیے اور بکری کے منہ میں مل دیے۔ اتنی دیر میں چٹنی تیار ہو گئی۔ بی بی نے دیکھا تو کھچڑی ندارد ہے بکری کا منہ بھرا ہوا ہے پنکھے کی ڈنڈی سے بکری کو سزا دینے لگیں۔ میاں پلنگ پر لیٹے ہوئے سب تماشا دیکھ رہے تھے اور غون کیا۔ اے بی بی بکری بے قصور ہے ساری خباثت ذات شریف کی ہے۔

سچ پوچھیے تو جلیان والے باغ کے معاملہ میں جنرل ڈائر غریب کا اتنا قصور نہیں جتنا سر مائیکل اوڈوائر کا ہے جنرل ڈائر کو بکری کہو جسے بندر کے مال مسروقہ میں سے چند ریزے چاٹ لینے ڈائر کرنے میں [illegible] سے کام نہیں لیا [illegible] غصہ کی تاب نہیں آگیا۔ اصل جو کچھ تھے وہ ہمارے مائیکل اوڈوائر تھے۔

اگر ہندوستان کا [illegible] بیمار شوہر کی طرح سچ بول سکتا یا [illegible] تو اس وقت سارا حال کھل جاتا آخر مفلوج ڈائر بکری کی [illegible] کے پنکھے کی [illegible] بٹ گیا حکومت دو [illegible] رو کر [illegible] خود سنا [illegible] [illegible] میں [illegible] کے اپنے مقولے [illegible] گیا ایک تو یہ کہ افسوس جلیان والے باغ میں کوئی [illegible] کر [illegible] دوسرے یہ کہ جناب مائیکل اوڈوائر کے مقابلے میں [illegible] سکندر بھی [illegible] کھچڑی [illegible] [illegible] سال بھی [illegible] خالی کی [illegible]

خالی نے دوسرے پہلو پر بھی چوٹ کی ہے

وہ بھی بھولا مہربان جو کبھی کہ ہم کو یاد تھا

آنکھیں کھلی ہیں۔ مرہم نے وہم دیا۔ ہچکیاں آ میں جلیان والے باغ کے مقتولوں نے یاد کیا تھا اور میں ہو گئے۔ خیر مرتا تو سب ہی کے لیے ہے۔ دقیانوس فرعون ہامان شداد نمرود لقائے باختر کون زندہ رہا جو ڈائر صاحب زندہ رہتے لیکن اس حال میں سر مائیکل اوڈوائر کی ہمدردی۔ ہمدردی نہیں ماتا۔ ماتا نہیں چھیڑ دالا جتنا بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ آپ نے جیتے مسوس کے منہ لیبور کے سرپر دو جیر ناکر کے حکومت سے خواہش کی کہ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب مرنے والے کے ترکہ میں سے وہ تمہارک کھچڑی تو دے دو جسے غریب کو بچے کی ڈنڈیاں کھلوائی تھیں۔

حکایت میں جس بندر کا ذکر ہے اس نے بکری کے بچے وقت یہ سفارش نہیں کی تھی۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضرت ڈارون کے قول کے مطابق ترقی یافتہ بندر انسان اپنے آبا و اجداد سے حسن سلوک میں بہت فائق ہے ہمیں اور کوئی اندیشہ نہیں ہے صرف اتنا خیال ہے کہ غریب ڈائر اور سر مائیکل اوڈوائر بھی [illegible] اپنے مقتولین پنجاب کی روحوں سے جیتے ان اس عالم میں یہیں سے نہ رہ سکیں گے۔

تم [illegible] تم مرنے والے کی حمایت اس سے زیادہ [illegible]

الوداع اے حضرت ڈائر الوداع۔ خدا تمہیں روحوں کی چیرا ٹوپ سے بچائے [illegible]

راقم [illegible]

تخفیف قیمت

اودھ پنچ سے متعلق شاگردان مدارس کی اکثر درخواستیں آتی ہیں شرط ضروری ہے کہ وہ [illegible] پر [illegible] کی تصدیق ہو تو سالانہ قیمت [illegible] بجائے [illegible] روپیہ [illegible] تین روپیہ کے [illegible] آنہ [illegible] قبول کر لیا جا سکتا ہے۔

[illegible]

بے اصل مشہورات

"رقیب خود غلط یعنی ز ما دیتیں ہیں بیٹھے"

نمبر ۴

مشہور ہے بن مانگے موتی ملے مانگے ملے نہ بھیک۔ یہ مقولہ بھی اگلے بے اصل میں والوں میں کا ایک نمونہ ہے کہنے والے نے پرانے زمانے کے بعض رہا جوں کو دیکھ کے سمجھ لیا کہ یہی ٹھیک ہے۔

ہمیں کوئی تاریخ کی کتاب نہیں بتاتی کہ کوئی لال موتی بانٹتا پھرتا ہو۔ ہاں شاعروں کا منہ موتیوں سے بھر گیا۔ شاہی درباروں میں تقریبوں کے وقت موتی نچھاور کیے گئے خدا و لقائے باختر اپنی داڑھی کے بالوں میں موتی پروتے تھے اور خواجہ عمرو عیار روز روشن سونگھا کے داڑھی مونڈ لیتے تھے۔ موتی مانگنے کی چیز ہی نہیں ہے۔ وہ تو ناک کپڑے کے نوطہ لگانے سے ملتا ہے۔ ہاں بھیک مانگنے کی چیز ہے ہمیشہ مانگی گئی اور ہمیشہ ملی۔ ہندوستان بھیک نشینوں میں مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے میں مانگتا ہوں یا بیان بھی مشہور ہے۔

اگرچہ ڈائر نے واقع پر دست نہیں پھر بھی
"بھیک مانگ آ کے بیر یا ہے"

رزق روزی خدا نے کہہ رکھا ہے کی صدا لگانے والے دس دروازوں سے محروم پھرنے کے بعد ایک دروازے سے کچھ نہ کچھ پا جاتے ہیں۔ آج کل تو اور نوکری پیشہ لوگوں سے دوئی ہے۔ اگر اس پیشے میں کالی بولی تو بھیک مانگنے کا ٹھکانا اتنا آسان ہوتا۔ قدیم پیشہ ایک زمانہ تھا جب مانگنا عیب میں داخل تھا۔ دینے والے بھی اپنا جیب کو چھپاتے تھے مگر ہم اس زمانے میں نہ تھے۔ ہمارا زمانہ بھیک منگوں کا زمانہ ہے۔ الحمد للہ کیسے عزت دار بھیک منگے ہمارے زمانے میں موجود ہیں۔ بھیک مانگنے کے بڑے بڑے محکمے قائم ہیں۔ میونسپلٹی بھیک کا محکمہ ہے جس کا خزانہ کوڑی دو کوڑی بھیک بھی کے ہزار کا ہے۔ ہر گھر سے مقررہ بھیک برابر آتی لی جاتی ہے۔ نقصانات کے محکمے جیسے انکم ٹیکس اور چل رہے ہیں۔ تو ہمیں بھیک کے ذریعہ نوکری میں تعلیم ہوتی ہے بھیک کی کمائی کھاتی ہیں۔ ذرا یہ اگر بھیک نہ ملتی تو [illegible]



"کدورتوں کے خاتمہ کا انتظار"

"غباری گھنٹا قریب ختم ہے۔ مگر دیکھیے جو یہ شہد سے لڑائی بھڑائی کے بعد پھر شیشے کو اوندھا نہ کردیں"

یہ سب دنیاوی امور تھی اور قومی کام تو سب جھک کے تصدق میں جاری ہیں۔ فرض یہ کہ ایسی جھک سے والے اپنے دل میں کبھی شرمندہ نہیں ہوتے۔ ایک راجہ کس جھک منگے سے کسی کا بھلا کیا؟ نہیں بھیک مانگتے شرم نہیں آتی موٹے موٹے ہاتھ پاؤں میں نوکری چاکری مزدوری محنت کریں مگر اپنے نفس کو بھول جاتا ہے کہ دو پیسے اور صرف خود اپنے گریش خفہ کا ایک معزز جھک منگا تھا۔

یا ہمیں انگریزی یونیورسٹیوں میں ان کی کھپت دکھائی دیتی ہے۔

سنا ہے ان کمبختوں کی۔ لالچ کرے خراب کمبخت جہاں جاتے ہیں جاتے ہیں کہ ہندوستان ہو بیٹھینگے تو کوئی بڑا عہدہ مل جائیگا۔ یارو اگر غیرت دار ہو تو فرانس جرمن یا کسی دوسری یورپ میں تعلیمگاہ میں کیوں نہیں جاتے وہاں تمہارے ساتھ برابری کا سلوک ہوگا۔ ایسا اعلان برلن میں ہوا ہے اسو جہ سے "باطل است"

سی ہی ہو تو۔ اسکے علاوہ اہل ہند کب گئے تھے اپنے کو دیکھے ہو گئے بجائت انکا جنکا دستور ہے وہ کیئے نہیں تو انسان کہلائے جانے کے مستحق ہیں؟

شکر کرو میاں کو "نسبت سگی" تو حاصل ہے ورنہ کہتے ہیں گر گئے تو ہیں؟

نہ ہندؤوں میں نہ ہوں مسلمان نہ کافر نہ ہیں میں کا
بڑا ہوا اس عشق کا آلہی نہ چار حد میں رہا کہیں کا

سنتے ہیں کہ حیدرآباد دکن کے رئیس راجہ وینکٹ راؤ جیشور راؤ صاحب نے انتقال فرمایا۔ مشہور ہے کہ راجہ صاحب پنجوقتہ نماز بھی پڑھتے تھے رمضان کے روزے بھی رکھتے تھے اور پوجا پاٹ بھی کرتے تھے چنانچہ مرنے پر مسلمان اپنے طور پر دفن و کفن کے طالب ہوئے اور ہندو اپنے طور پر چتا تیار کرنے پر مستعد۔ مسلمانوں نے کہا کہ راجہ صاحب نے بہ طرز اسلام دفن کرنے کی وصیت فرمائی تھی اور لاش کو موٹر پر رکھ کے شہر کے قبرستان میں لائے۔ قبرستان کے قاضی نے معاملہ مشتبہ سمجھ کے دفن کی اجازت نہیں دی۔ اب لاش معلق ہے یعنے نہ عنصر خاک قبول کرتا ہے نہ عنصر نار۔ مردہ بدست زندہ۔ راجہ صاحب کو اس جسد خاکی سے تعلق ہی کیا ہے۔ چاہے دفن کریں چاہے جلائیں۔ ہماری رائے ہے کہ تدفین بہر حال ہونی چاہیے اگر بعد کو ہندو ہونا ثابت ہو گیا تو جلا دینے میں کچھ دیر نہ ہوگی۔ پس از مرگ دنیا کی گندی ہوا کھلاتی ٹھیک نہیں ہے۔

اخباروں کالموں میں تو لکھی تھیں کہ سبحان اللہ جناب راجہ صاحب بہادر والی فقیر نگری کس قدر باثر آدمی ہیں ضلع نگر گڈاپور میں آپنے کچھ ایسے درد سے قومی حالت بیان فرمائی کہ حضار نے روتے روتے جل تھل بھر دیے۔ سننے والوں کے دو فوارے سوتے جاری ہو گئے چشمہ چشم ایک طرف۔ اور فوارہ حال۔۔۔ دوسری طرف۔ زر و زیور کی ہر جانب سے بارش ہو رہی تھی اور گرگرا کر قومی جھولیاں بھر رہے تھے۔ علی ہذا القیاس مذہبی جھک منگے بھی برابر کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ کہنا کہ وہ اپنے لیے بھیک نہیں مانگتے دوسروں کے لیے مانگتے ہیں ہمارے دعوے کے منافی نہیں۔ قائی جھیک کی نفی میں کوئی قید نہیں لگا نا وہ کہ نا اپنے مانگے سے وہ بھیک "مزید تفصیل آیندہ۔"

راقم۔ فلاسفر



"اب تو یہ پونس کا چھپر بھی خیانت کا اونٹ چر رہا ہے!
اشتر صبرا ای گردنا آیا چہ خواہی کردنا؟
گردن دراز ہی گئی چھپر بھی کھا ہی چر دنا؟"

مولانا پنچ کی نوٹ بک
نسبت سگی

انڈین ایسوسی ایشن شکایت کرتی ہے کہ انگلستان میں ہندوستانی طالب علموں کے ساتھ کتوں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے مگر ہندوستانی ایسے باغیرت ہیں کہ اس کوچہ کا طواف کسی طرح نہیں چھوڑتے۔ جب دیکھو ایڈ نمبرا

الچہ مدعی گوید۔ یا یہ الزام کہ ہندوستانیوں کے ساتھ کتوں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے نہ ہندوستانی اسے باعث توہین سمجھتے ہیں کیا معنی کہ "کتا" ایک محبوب جانور ہے میم صاحب کی گود میں بیٹھنے کا شرف اسے حاصل۔ منہ چاٹنے کی عزت سے یہ بہرہ یاب۔ مصاحبت کے خلعت سے یہ سرفراز۔ صاحب لوگوں کو اسکی رفاقت پر اعتبار۔ راتب مقرر ہے اچھے اچھے نعمت ملتے ہیں۔ ایسی قسمت

مال مومن کی فریاد

دوستی اتنے جو مجھے اپنی اپنی جیبوں سے نکال کے رشید کو لے گئی کان نمک میں جو نمک رہا تو کیا باقی رہا۔ ایک اونٹ مارا لنگڑا انشر سینڈیٹ کا کیا بنا گیا اور دنیا

تو کیا ہوتا۔ بھلا ہو مجھے بھی دلچسپ باتوں میں صرف ہونے کا شوق ہے۔ یہ مارے باندھے کا سودا تھا جو میں کالج والوں کی جیب میں چلا گیا جیب بھی وہ جو مولویوں کی نگرانی میں ہو۔ ورنہ ہندوستان میں تو نہ میری سرکار میری بنانے والی بد تعلیم میرا زیادہ صرف ہونا پسند کرتی ہے نہ خود مجھے کوئی شوق ہے۔ ہائے ہائے۔ مقدس مقدس ڈرھیاے مولوی پیچھے پڑ گئے دین دنیا کے گوشے ملائے۔ عبادتوں کے دامن پھیلائے۔ پچے کے ہاتھ دکھائے۔ گردمیں ملکائیں کوسے ہائے۔ آنسو بہائے۔ تمہارا دل پسیجا اور تم نے مجھے کھاری کنوئیں میں پھینک دیا معلوم نہیں تمہیں فائدہ ہوا یا نقصان لیکن میں بہر حال نقصان میں ہوں مثل مشہور ہے ؎

کو زر زر کشد در جہان گنج گنج

بندہ اس کشش طبعی سے محروم تھا ہی اب خاموں کی دستبرد میں پھنس گیا۔ اللہ نے منع کیا ہے "لا تؤتوا السفہاء اموالکم" تم نے اوسکا کہا بھی نہ سنا۔ پھر جس لیے تم نے مجھے بدر کیا تھا وہ مقصد بھی حاصل نہ ہوا انگریزی تعلیم زیادہ وسکو مگر بڑی مزدوری! نتیجہ تعلیم ستا نہیں تا نہیں نشر!!! تو تم یعنی میری اصلی مالک جاہل بزدل اور بے حیا!!!

اچھا اب میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ پھر تمہاری صورت نہ دیکھونگا۔

راقم۔ مال مومن ۱۹ سو سے کچھ اوپر

چند مین شکل برائے اکل

"ہتیار ڈال کے سب ملک آمرد ہو جائیں یہ نہ سہی تو ایک حد تک مرد ہیں مثلاً مقابلے کے وقت ورنہ مروت اور فضول ہتیاروں کا بوجھ اوٹھانے کی ضرورت نہیں"

یہ تحریر امریکہ سے چلی اور عالم میں پھیلی۔ آپ جانیے حکومت انگلستان ایسی نیک تجویزوں پر توجہ نہ کرتی یہ تو ہو نہیں سکتا۔ بالکل خلاف [illegible] حادثہ [illegible] ہے مناقض [illegible] نے شورہ [illegible] کہا مگر ایک طرف [illegible] میں

ہان ملکی دوسری طرف انتظار کرنے لگے کہ پہلے یورپ ہتیار رکھ دے تب اسی انتظار کے دوران میں کچھ کچھ گل بھی کھلتے رہے۔ دیکھو امور ہاما پر جرمن کمبخت کسی طرح نہیں مانتا۔ دیکھو اسنے اقرار کیا تھا کہ معاہدے کے بنا پچیس فی قوت دریائی تم لوگ منظور کروگے اوس سے زیادہ و بڑھنے نہ پائیگی۔ گو کمبخت نے روسیوں کو یوں رکھا ہے کہ حرب کا سارا کار خانہ روس میں ہے۔ توپیں ڈھل رہی ہیں جان لیوا اوزار بن رہے ہیں۔ اے وا دفتا ایک گیس ایجاد کی ہے جسے کلیہ خفر کہتے ہیں یہ گیس کیا ہے حقیقت ایک توپ ہے جس سے روئے زمین کا قفل کھل جاتا ہے۔ بھلا ایسی حالت میں ہم کیونکر ہتیار کھول ڈالیں۔ اے ترے کی سیدہ مسز فرانس!!! ارے تجھے غیرت کے تیر اور ابرو کی کمان رکھنی چاہیے یہ تو مردوں کی طرح ہتیار لیے کیوں پھرتی ہے۔ بھئی ہم تو اس مردمار عورت سے ڈرتے ہیں ارے ہان پڑوس کا معاملہ ہے۔ ہم کو لیں اور یہ باندھے تو کیسی ہو! غل مچاتے رہے اور جنگی جہاز بناتے رہے۔ امریکا والے کوئی بچے تو ہیں نہیں۔ وہ ان چالوں پر زہر خند کرتے رہینگے۔ سنتے ہیں کہ چند اخبار نویس آجکل انگلستان کی سیر کرنے آئے ہیں۔ جلا برکن ہیڈ صاحب کب چوکتے ہیں آپ نے فوراً دعوت کر دی اور [illegible] کہ [illegible] فرمایا وہ لاکھوں کی اولاد جھوٹ ہے۔ آپ دیکھ لیجیے یہاں جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں مگر ہم گھٹی نہیں آئی [illegible] بتا ہمیں کہاں کا وزن کیا ہے [illegible] بتایا ہے یہ تو خیال کیجیے کہ انگلستان کے ہوا خانہ میں اتنا نہیں رہتا جو سات بچے سے زیادہ دیس تک پھر جائے ہم ایسے ہان ہو اور اگر نہ تیار کریں تو جیسے کیونکر جائیں!!! اور غریب ہندوستان بلکہ انگلستان کا حال کیا ہو!!! بلڈ ہیٹ وا ے جیٹ-

یہ چیستان آپ حل ہوتی کہ کہانے پینے کی چیزوں میں گرد زہر بھی داخل میں ہمارے دوست برکن ہیڈ اگر ان امریکی اخبار نویسوں کو اس پانچ گرد زہر کھلا دیتے تو پھر وہ اپنے وطن ہو کے دشمنوں کا منہ ضرور بند کرتے۔ [illegible] وقت ہے۔

المختصرات

افواہ [illegible] مطابع [illegible] جاری ہو گا اور

منہ نے چاہا تو حضرت وائسرائے کی نشست کی ری اس دھرا [illegible] کی بدولت ہوشیاری سے بدل جائیگی۔ کسی اخبار نے زبان کھولی اور فرمائش ہوئی لاؤ ضمانت۔

روسیوں کی شرارت دیکھیے انھوں نے چین کو مدد ہو جانے کے لیے ترکی رنگروٹ بھرتی کرنے شروع کر دیے ہیں۔ مصطفیٰ کمال غازی بھی آزادی طلب چینیوں کی پشتی پر ہیں سنتے ہیں کہ سرحد [illegible] سپاہی پہنچ گئے ہیں ضرورت ہوئی تو اور بھی دیے جائینگے۔ ہماری سرکار نے برٹش سپاہیوں کی تعداد چین میں کم کر دی ہے۔ البتہ ہندوستانی فوج ہے۔ نامعقول [illegible]!

درس شفقت۔ یہ ایک کتاب مسٹر سی۔ ایچ ڈانفرڈ ایف۔ زیڈ۔ ایس کی تصنیف ہے اور ہائی آنہ کو لکھنؤ کمپنی ۲۹۲ بو بازار اسٹریٹ کلکتہ سے دستیاب ہوتی ہے۔ اسمیں ڈانفرڈ صاحب نے حیوانات پر مہربانی کرنے کی تعلیم ہونے کو دی ہے۔ [illegible] مقصود ہے۔ شریعت اسلام نے اوس حیوانات [illegible] واجب کیا ہے جسکی آزادی حضرت انسان نے سلب کر لی ہو۔ صاحب بہادر کی سفارش ضرور قابل [illegible] ہے مگر کیا کیجیے ہمارے انگلستانی اوستادوں نے ہندوستانیوں کو انہی بے نوع کے ساتھ بھی ہمدردی کا سبق نہیں دیا۔ تاہم فرد اسپ [illegible] بچوں کو پڑھانے کے قابل ہے۔

ابھی تک ناک [illegible] کا مزاج اصلاح کا محتاج ہے۔ آسمان سے پانی تو کبھی برستا ہے کبھی سوت کھینچ جاتا ہے لیکن یہاں دماغی اوتی برابر بوندیں ٹپکاتی رہتی ہے۔ اگر اشاعت میں دیر ہو جائے تو معاف کیجیے۔

ہمارے دوست ڈاکٹر موہنی کی موٹر بیٹھنے اولٹ دی سنتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب بھی گھائل ہوئے اور موٹر کو بھی صدمہ پہونچا۔ افسوس بعض حالتوں میں نہ تر دلی [illegible] کام دیتی ہے نہ [illegible] نہیں۔ یہ تعجب ہے کہ ایسے بہادر سور ما سے ایک جنگلی سور کیونکر [illegible] ہوا۔ [illegible] ہو جائے۔ شور ہے واقعی گردن زدنی۔

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خاص میوہ جات کے عطر اور عرقیات سے تیار کیے ہوے شربت جات بے نظیر ہیں بے نظیر صورت میں دواء ذائقہ میں خوشبو، لطافت میں بے عدیل ہیں، دل، و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت فالسہ	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام / شربت لیموں
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ / فی بوتل عہ
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل ... عہ	فی بوتل ... عہ

"انسان بعمت گران بھگت کے مقولہ کو یاد رکھیے" ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔
قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۱/۴ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — ... ہیضہ، درد پیٹ، کے دردستہ ... دست، ... کھانسی ... الغرض ... چھاتی کے امراض کیلیے خوش ذائقہ دوا ہے ... پانی میں چند قطرے ڈال کر دیجئے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ... سب جگہ بکتا ہے۔

دو معجون گج کیسری — ... دوا قیمت ...

بال سدھا — ... بالوں کی کمزوری کو دور کر کے ... بالوں کو ... قیمت ... خرچ ...

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب { ہال بہار دواخانہ، چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چندا اینڈ کو لکھنؤ

... سول ایجنٹ ... مرزا اینڈ سنز ...

مفت! مفت!! مفت!!!

وہ کتاب جسکی ہر ایک کو ضرورت ہے بالکل مفت!

اصول زندگی ... معاشرت طریقہ حصول تعلیم کی ضرورت ... امراض کو دور کرکے ... صحت حاصل ... خیالات ... کے ترک کرنے میں ... بیش بہا ... شوروات ... وید شاستری جوجسا ... مفت طلب کریں

پتہ: وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

۱۹۱۰ء

مجلدات اودھ پنچ

... دل کو تازہ کرنے والے ... ادب ...
... مضامین ... کا مجموعہ خزانہ ادب ...
... قیمت فی جلد ... مع محصول

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منافع ... جناب سید ... علیہ الرحمۃ ... کل ... ہمیں ... رحمت ... مجربات ... قیمت ... محصول معاف ...

حکیم سید ... نواب بیت الشفا گیا بہار

لطف حیات — ... جناب حکیم ... صاحب ... شاہی ... حکیم ... شاہ ... کیلیے ... تیار کرتے ... قیمت ... محصول ... خط و کتابت کریں۔

پتہ: سید قاسم حسین رضوی دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible] النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ اُن کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

[illegible] استادانِ فن کی گائی اور لکھی گئی سے نقل کی ہوئی [illegible] کتاب [illegible] ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں [illegible] نقل کی گئی ہیں [illegible]

[illegible] قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ